سوال

بنا مفسد (109) ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مصلی کا غیر مصلی سے لقمہ لینا مفسدِ نماز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ (۱/۵۶ چھاپہ علوی) میں ہے:

بلکن کلاما [فاسدا] استحسانا، لأنہ مضطر إلی إصلاح صلاتہ، فکان ھذا من أعمال صلاتہ معنیٰ'' اھ۔

لقمہ دے تو استحساناً یہ کلام فاسد نہ ہوگا، کیونکہ وہ اپنی نماز کی اصلاح کرنے میں لاچار و مجبور ہے، تو یہ معنوی طور پر اس کی نماز کے اعمال میں سے شمار ہوگا]

لہ گو مقتدی کا یہ فعل بوجہ مذکور اعمالِ نماز سے معدود ہوا، کلام الناس اور مفسدِ نماز نہ ہوا، لیکن یہاں مقتدی کے فعل میں کلام نہیں ہے، جو لقمہ دینے والا ہے، بلکہ امام کے فعل میں کلام ہے، جو لقمہ لینے والا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امام لقمہ لینے والے نے، دوسرے سے یعنی اپنے مقتدی سے قرآ

لہ جس طرح مقتدی اپنی نماز کی اصلاح کی طرف مضطر ہے، اسی طرح امام، بلکہ منفرد بھی، پس جس طرح مقتدی کا فعلِ مذکور کلام الناس اور مفسدِ نماز نہیں ہوا، اسی طرح امام اور منفرد کا فعل بھی کلام الناس نہیں ہوا اور وہ اعمالِ نماز سے معدود ہونا چاہیے اور مفسد نماز نہیں ہونا چاہیے، ورنہ وجہ فرق بیان کرنا چا۔

تمہ دینا اور مصلی کا غیر مصلی سے لقمہ لے لینا، یہ تعلیم و تعلم ہے اور تعلیم و تعلم دونوں میں سے ہر ایک مفسدِ نماز ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا۔ آپ تشریف نہیں لائے۔ بلال رضی اللہ

صلی کا غیر مصلی سے تعلیم پانا ثابت ہوا۔ ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا نہ کرتے۔ اور سنیے! ہدایہ میں ہے کہ، امام جو مسافر ہو، جب سلام پھیرے تو اس کو مستحب ہے کہ مقتدیوں سے یوں کہے کہ: ''أتموا صلاتکم فإنا قوم سفر''[2] تم اپنی نماز کو پوری کر لیتے جاؤ، اس لیے کہ ہم مسافر ہیں۔ یوں کہنا اس

ن أبي شیبة في مصنفه، وإسحاق بن راھویه وأبو داود الطیالسي والبزار في مسانیدھم، ولفظ الطیالسي: قال: ما سافرت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سفرا قط إلا صلیٰ رکعتین۔ ۔ ۔ إلی قوله: ثم حججت مع أبي بکر، واعتمرت فصلیٰ رکعتین، ثم قال: أتموا صلاتکم فإنا قوم سفر'' اھ۔

ت کیا ہے، ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے طبرانی نے اپنی معجم میں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں بھی روایت کیا ہے۔ نیز اسحاق بن راہویہ، ابو داود طیالسی اور بزار نے اپنی اپنی مسند میں اسے بیان کیا ہے۔ ابو داود طیالسی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ راوی نے کہا: میں نے جب بھی ر

ں حدیث کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں:

لموطأ، عن الزھري عن سالم بن عبد اللہ عن أبیه أن عمر بن الخطاب کان إذا قدم مکة صلیٰ بھم رکعتین ثم یقول: یا أھل مکة أتموا صلاتکم فإنا قوم سفر''

رحمہ اللہ نے موطا میں زہری سے، انھوں نے سالم بن عبد اللہ سے اور انھوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جب مکے میں تشریف لاتے تو ان کو دو رکعت نماز پڑھا کر فرماتے: اے مکہ والو! تم اپنی نماز مکمل کر لو، ہم تو مسافر لوگ ہیں]

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (٦٥٢) صحیح مسلم، رقم الحدیث (٤٢١)

[2] الهدایة (١/٨١)

[3] سنن أبي داود، رقم الحدیث (١٢٢٩) اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان ''ضعیف ہے۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبد اللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 239

محدث فتویٰ